خوش آمدید کہتے ہیں اور اس طرح سے ہمارا دوسرا لیکچر آج کا کرسن اپولوجیٹکس کے حوالے سے ہے، تو ضرور آپ اس میں پارٹیسپیٹ کریں، سیکھیں تاکہ آپ اس کے وسیلے سے بھی برکت پا سکیں۔ بہت سارے حوالہ جات ہم نے بائبل مقدس سے سیکھے اور جانے اس کرسن اپولوجیٹکس سبجیکٹ میں، اور اسی طور سے بہت ساری سچائیاں ہم نے سیکھی کہ کیسے ہم دوسرے لوگوں کے لیے بابرکت بن سکتے ہیں جب وہ سوال کرتے ہیں اور کیسے ہم نے ان کو جواب دینا ہے، ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے اور ہمارے پاس الفاظ کیسے ہونے چاہیے، اور کس طور سے ہم ان کو انگیج کریں کہ ہم خدا کا کلام بھی انہیں سنا سکیں، گواہی بھی ان تک پہنچا سکیں اور اسی طور سے لوگ خداوند کی حضوری میں اسے قبول بھی کر سکیں، آمین۔

آج اس سبجیکٹ کا یہ آخری لیکچر ہو گا، اس کے بعد اس سبجیکٹ کا فائنل ایگزام ہو گا اور پھر ہم نیا سبجیکٹ شروع کریں گے نیو ٹیسٹیمنٹ سروے، جو بڑا ہی بابرکت سبجیکٹ ہو گا۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یہ سبجیکٹ چاروں کلاسز کے لیے پڑھنا بہت ضروری ہے اور بڑا اہم ہے۔

آیئے کلام مقدس میں سے اپنی رہنمائی کے لیے پڑھتے ہیں، مقدس متی رسول کی معرفت لکھی گئی انجیل، نیا عہد نامے میں سے، ساتواں باب کی پہلی چھے آیات:

''عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے، کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی، اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تُو اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ لا، تیری آنکھ میں سے تنکہ نکال دوں؟ اے ریاکار، پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال، پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔ پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو، ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تم کو پھاڑیں۔''

یہاں ایک اہم سوال ہے جو اکثر لوگ ڈسکس کرتے ہیں: خادموں، پادری صاحبان، یا اپنی لیڈرشپ کے بارے میں کیا ہمیں انہیں جج کرنا چاہیے؟ کیا ان کے بارے میں منفی سوچ یا تبصرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

دو نظریات ہیں:

1. بعض کا ماننا ہے کہ چونکہ وہ خدا کے خادم ہیں، اس لیے کسی کو حق نہیں کہ وہ ان کی ہرزہ سرائی کرے یا منفی بات کرے۔
2. دوسرا نظریہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ خدا کے خادموں پر سخت تنقید کرتے ہیں اور ان کی کمزوریوں کو سامنے لاتے ہیں۔

آج ہم سیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا نکتہ چینی کرنی چاہیے یا نہیں؟ کیا ہمیں انہیں جج کرنا چاہیے یا نہیں؟

ساتویں باب کی پہلی آیت میں خداوند یسوع مسیح نے کہا ہے "عیب جوئی نہ کرو"، انگریزی میں "کسی کو جج نہ کرو" لکھا گیا ہے۔ میرا سوال ہے کہ کیا ہمیں دوسروں کو جج کرنا چاہیے یا نہیں؟

بعض نے کہا کہ "جج نہیں کرنا چاہیے"، "کلام کہہ رہا ہے کہ جج نہ کرو، عیب جوئی نہ کرو"، اور "عدالت نہیں کر سکتے"۔ کچھ نے کہا کہ جب ہم کسی کے کردار پر انگلی اٹھاتے ہیں تو یہ عیب جوئی میں آتا ہے۔

دوسری طرف بائبل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ "گناہ کرنے والے کو سب کے سامنے ملامت کرو تاکہ باقی عبرت حاصل کریں"، تو ہمیں اس کو سمجھ کر بتانا چاہیے کہ یہاں غلط ہے، برادر عزیز، آپ کو اسے درست کرنا چاہیے، غلط کام کو۔

امتحان ہونا غلط نہیں، لیکن کسی اور کو جج کرنا اخلاقی طور پر غلط ہے۔

آج ہم سیکھیں گے کہ ہمیں کب اور کیسے فیصلہ کرنا چاہیے، کب ہمیں دوسروں کو نکتہ چینی کے بجائے محبت اور سمجھداری سے سنبھالنا چاہیے۔

سوشل میڈیا پر بھی بہت سارے لوگوں نے کہا ہے کہ ہمیں جج نہیں کرنا چاہیے، اور آج ہم اسی موضوع پر بات کریں گے۔

کلام مقدس میں دونوں ہی تعلیمات موجود ہیں، ایک جگہ جج نہ کرنے کی تاکید ہے، اور دوسری جگہ ہمیں برائیوں کو پہچان کر درست کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

آیئے ہم اس موضوع کو گہرائی سے سمجھیں اور جانیں کہ خداوند کی روشنی میں ہمیں کیسے رویہ اپنانا چاہیے۔

اب اس پیسیج کا، جو آپ سب جانتے ہیں کہ پہاڑی وعظ ہے، اور پہاڑی وعظ کا پس منظر یہ ہے یا بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ یہاں خُداوند یسوع سیر دنش کر رہے ہیں ان فقیہوں اور فریسیوں کی، جو لوگوں کو مختلف طریقوں سے اپنے پر راستباز ہونے یا اپنے پر سہارا ہونے کا رُعب

ڈالتے تھے، اور دوسرے لوگوں کو یہ کہتے تھے کہ یہ لوگ ناپاک ہیں، یہ لوگ ہماری پاکیزگی کے معیار تک نہیں ہیں۔ اور اس اعتبار سے آج خُداوند یسوع مسیح ان لوگوں کو ٹارگٹ کیے ہوئے ہیں، جو اس طرح کی باتیں کہتے تھے اور اس طرح سے لوگوں کو اُبھارتے تھے یا ان کے خلاف گفتگو کرتے تھے۔

اب خُدا کا کلام یہاں پہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ خُداوند یسوع مسیح جو کہہ رہے ہیں، اس کے پیچھے نظر ڈالیں تو یہ ہے کہ یہودی بہت سارے لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھتے، اور اپنی راستبازی کو ان کی راستبازی کے ساتھ کمپئیر کرتے تھے، اور پھر سمجھتے تھے کہ ہم دُرست ہیں اور یہ لوگ دُرست نہیں ہیں۔

بہت سارے حوالجات ہمیں اس تعلق سے مل بھی جاتے ہیں، جیسے آئیں، ذرا میرے ساتھ دیکھ لیں:

مقدس یوحنا رسول کی معرفت لکھی گئی انجیل، اس کا ساتواں باب اور اس کی چوبیسویں آیت:

"ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ انصاف سے۔"

کیونکہ یہ کرتے کیا تھے؟ دِکھاوا۔ کہ جو نظر آ رہا ہے۔ جیسے آپ کو یاد ہو گا کہ بزرگ سموئیل جب بزرگ بادشاہ داؤد بادشاہ کے ہاں گئے ہیں، یسی کے ہاں پہنچے، تو انہوں نے ان کے بڑے بھائی کو سمجھا کہ بادشاہ ہونے کے لیے خُدا نے اُسے ہی بلایا، کیونکہ بڑا قد آور ہے، جوان ہے، اور بڑا ہینڈسم ہے۔ لیکن خُدا نے کہا کہ تُو اس کے قد کی بلندی کو نہ دیکھ، کیونکہ خُدا جو ہے وہ ظاہری صورت کو نہیں دیکھتا۔

لیکن یہ کیا کرتے تھے؟ جو فقی، فریسی تھے، یہ فیصلہ کیسے کرتے تھے؟ لوگوں کی ظاہری صورت کو دیکھ کر، لوگوں کو بظاہر دیکھ کر کہ وہ کیسے نظر آ رہے ہیں۔ اندر کسی کو جھانکنے یا دیگر کاموں سے تو ان کا کوئی تعلق نہیں تھا، لیکن یہ لوگوں کو صرف دیکھ کر ہی فیصلہ سُنا دیتے تھے۔

جیسے مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی انجیل بیان، اس کا اٹھارواں باب اور اس کی نَویں آیت میں بھی خُدا کا کلام ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اگر آپ کے پاس بائبل مقدس ہے تو ذرا دیکھ لیں۔ نَویں آیت میں لکھا ہے:

"پھر اُس نے بعض لوگوں سے، جو اپنے پر بھروسہ رکھتے تھے کہ ہم کیا ہیں؟ راستباز ہیں، اور باقی آدمیوں کو کیا کرتے تھے؟ ناچیز جانتے تھے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کلچر یہاں پر موجود ہے، اور یہ طریقہ کار یہاں پر رائج ہے۔ اس لیے اس کے بعد خُداوند یسوع سی نے ایک محصول لینے والے کی، جو ایک پیربل بھی، تمثیل بھی سُنائی ہے۔ اگر آپ گیارہویں آیت سے دیکھیں اسی باب میں، اٹھارواں باب کی، کہ:

"فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں یوں دعا کرنے لگا کہ خُدا، میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ باقی آدمیوں کی طرح ظالم، بے انصاف، زناکار یا اس محصول لینے والے کی مانند نہیں ہوں۔"

سو یہ کیا کر رہا ہے؟ اپنا موازنہ اس محصول لینے والے کے ساتھ کر رہا ہے کہ میں راستباز ہوں، میں دہ یکی دیتا ہوں، میں سبت کو پاک مانتا ہوں، میں سارے دہ یکی کے کام کرتا ہوں، شکر ہے کہ میں اس کی مانند، یعنی محصول لینے والے، جس کے لیے وہ چونکہ بڑی نفرت بھی رکھتے تھے، اور ان کو بڑا نیچ بھی سمجھتے تھے، اس اعتبار سے۔

کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یہ خُدا کی قوم کا پیسہ لے کر رومی حکومت کو دیتے ہیں، اس لیے وہ ان سے بہت نفرت کرتے تھے کہ یہ اپنی قوم کے غدار ہیں۔ اور اگر کسی کو وہ گناہگار کہنا مقصود ہوتا، تو وہ کسی کو محصول لینے والا ہی کہہ دیتے تھے۔ کہ یہ بھی گناہگار ہی ہیں۔

مطلب ان کے نزدیک "محصول لینے والا" اور "گناہگار" جو ہیں، وہ ایک ہی بات ہے۔ اگر کسی کو گناہگار کہنا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُسے محصول لینے والا بھی کہہ سکتے ہیں۔ سو اس اعتبار سے یہ لوگ جو تھے، یعنی جو یہودی فقیہ، فریسی، شریعت کے عالم تھے، یہ دوسروں کے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھتے تھے، کہ اپنی جو راستبازی ہے، ان کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

اب اس کانٹیکسٹ میں خُداوند یسوع سی نے یہ بات کی ہے کہ "عیب جوئی" یا "جج نہ کرو – Do not judge – " کہ دوسروں کو جج نہ کرو، دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو۔

تو اس کے لیے زیادہ ہمیں آسان لگتا ہے "جج" کا لفظ، کہ دوسروں کو جج نہ کرو۔

سو کس کانٹیکسٹ میں بات ہو رہی ہے؟ کہ جس کانٹیکسٹ میں تم سمجھتے ہو کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں، اور دوسرے جو ہیں وہ ہم سے کیا ہیں؟ کم تر ہیں۔

اس کانٹیکسٹ میں تم اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ کمپیئر نہ کرو، موازنہ نہ کرو، اور انہیں اپنے سے کم تر نہ سمجھو، پیچ نہ سمجھو۔

بلکہ کہا گیا ہے کہ – "Do not judge" : یا "دوسروں کو جج نہ کرو۔" آمین۔

اب اس بات کو ہمارے لیے سمجھنا بہت ضروری ہے کہ بائبل مقدس میں یہ جو بات کہی گئی ہے کہ "جج نہ کرو"، تو یہ جو کانٹیکسٹ میں بیان کر رہا ہوں، یہ اُس کانٹیکسٹ میں کہی گئی ہے۔

لیکن دوسری طرف، بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو ہمارے ہاں یا اور بھی مختلف جگہوں پہ ہو سکتے ہیں کہ جو خُدا کی تعلیمات کو بگاڑ رہے ہیں، خُدا کے کلام کو بگاڑ رہے ہیں۔

میری مراد ان بہت ساری بدعتوں سے ہے اور بہت سارے ایسے لوگوں سے ہے جو خُدا کے کلام کے مطابق تعلیم نہیں دیتے ہیں، خُدا کے کلام کے مطابق سکھاتے نہیں ہیں، یا خُدا کا کلام جو ہے، اُس کی تفسیر اور تشریح غلط طریقے سے کرتے ہیں۔

اگر آپ اسی باب کی جو ہم پڑھ رہے ہیں مقدس متی رسول کی معرفت لکھا گیا انجیلی بیان اس کا ساتواں باب اس کی پندرہویں آیت کو میرے ساتھ دیکھ لیں تو یہاں پہ کیا لکھا ہے؟

ہاں جی، چلیے میں خود ہی پڑھتا ہوں۔

پندرہویں آیت میں لکھا ہے:

"جھوٹے نبیوں سے کیا ر ہو؟ خبر دار رہو! جھوٹے نبیوں سے کیا ر ہو؟ خبر دار رہو! جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں کیا ہیں؟ پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔"

سو، یہ اسی چیپٹر کی بات ہے، کوئی دور نہیں۔ خداوند یسوع مسیح کسی اور جگہ نہیں ہیں۔

سیم چیپٹر ہے، سیم پلیس ہے اور سیم پرسن ہے جو شیئر کر رہے ہیں یا بات کر رہے ہیں۔

سو یاد رکھیں کہ یہاں خداوند یسوع مسیح اس طرح سے نہیں بیان کر رہے کہ جو لوگ غلط کر رہے ہیں، ان کو بھی جج نہ کرو۔

یا جو لوگ تمہارے لیڈر ہیں اور وہ خدا کے کلام کے ساتھ مخلص نہیں ہیں، خدا کے کلام کے ساتھ دیانت دار نہیں ہیں، خدا کی تعلیمات کو دیانت داری سے نہیں بیان کرتے، خدا کی تھیالوجی کو تمہارے ساتھ درست طریقے سے بیان نہیں کرتے، تم انہیں بھی جج نہ کرو۔ بالکل ایسا نہیں ہے۔ بات سمجھ رہے ہیں؟ "جج نہ کرنا" صرف یہ کردار کی بات کی جا رہی ہے کہ تم اپنے آپ کو کوئی بڑے پارسا، راستباز سمجھ کر دوسروں کو پنچ سمجھنے کی غرض سے ان کو جج نہ کرو۔

بلکہ اگر کوئی خدا کے کلام کے مطابق تعلیم نہیں دیتا ہے، خدا کے کلام کے اگینسٹ تعلیم دیتا، سکھاتا ہے، تربیت کرتا ہے یا ایسی تعلیم جس کا تعلق بدعت سے ہے، ایسی تعلیم دیتا ہے تو کیا لکھا ہے؟ جو ابھی ہم نے پندرہویں آیت پڑھی ہے: کہ جھوٹے نبیوں سے کیا رہو؟ خبردار رہو! تمہارے پاس جو کیسے آتے ہیں؟ آتے وہ بھیڑوں کے بھیس میں ہیں۔ وہ بڑی چکنی چپڑی باتیں آپ کے ساتھ کریں گے اور آپ کو لگے گا یہی سچے خادم ہیں۔ لیکن کلام بیان کرتا ہے: بھیڑیے ہیں۔ بھیڑیے ہیں جو کلیسیا کا نقصان کر رہے ہیں، بھیڑیے ہیں جو کلیسیا کو پھاڑ رہے ہیں، بھیڑیے ہیں جو بھیڑوں کو مختلف طریقوں سے اذیتیں پہنچا رہے ہیں، نقصان پہنچا رہے ہیں، وہ بھیڑوں کی کیئر نہیں کرتے، خیال نہیں کرتے، وہ بھیڑوں کے لیے فکر مند نہیں ہیں بلکہ وہ بھیڑوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں۔

اس لیے یہاں پہ خداوند یسوع مسیح نے یاد رکھیں کہ یہاں جو خادم ہیں، جو لیڈر شپ ہے، ان کے بارے میں نہیں کہا کہ "Do not judge" بلکہ خدا کا کلام اس تعلق سے ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ ہم جج کر سکتے ہیں، انہیں دیکھ سکتے ہیں کہ یہ درست تعلیم دینے والے ہیں یا نہیں ہیں۔ بس ایسے ہی شخصیت پرست نہ بنیں کہ یہ بڑا نام ہے، ان کا بڑا چرچ ہے، ان کے پاس بڑی کانگریگیشن ہے، ان کے پاس زیادہ لوگ ہیں، یا ان کے پاس پیسہ زیادہ ہے، گاڑیاں زیادہ ہیں، پروٹوکول زیادہ ہے، یہ زیادہ ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ یہ درست خادم ہیں۔ بالکل بھی یہ معیار نہیں ہے۔ معیار کیا ہے؟ خدا کا کلام! معیار کیا ہے؟ کہ وہ خدا کے کلام کے ساتھ کتنا دیانت دار ہے، وہ خدا کے کلام کی تفسیر اور تشریح کے ساتھ کتنا دیانت دار ہے۔ کیا وہ خدا کے کلام کا نام لے کے اپنی اسٹوریاں تو نہیں سناتا؟ کوئی آپ کو اپنی شخصیت کے پیچھے تو نہیں لگا رہا کلام کا سہارا لے کر؟ اگر کوئی ایسا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے ہمیں کیا رہنا ہے؟ خبردار رہنا ہے۔ کیا رہنا ہے؟ خبردار رہنا ہے۔

اور اسی طرح غلطیوں کے خط کے پہلے باب کی آٹھویں آیت میں مقدس پولوس بیان کرتے ہیں: "لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی کوئی اور خوشخبری تمہیں سنائے تو وہ کیا ہے؟ ملعون ہے۔" کیا ہے؟ وہ ملعون ہے! کہ جو

بائبل مقدس کی سچائیاں، بائبل مقدس کی جو تھیالوجی، ڈاکٹرائن ہم نے تم سے شیئر کی ہے، اگر اس کے علاوہ کوئی اسٹوری سناتا ہے، کوئی قصے کہانیاں سناتا ہے، کوئی من گھڑت واقعات سناتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کیا ہے؟ ملعون ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ ملعون ہے۔ یہاں خدا کا کلام بہت واضح یہ تعلیم دے رہا ہے۔

کرنتھیوں کی کلیسیا کے نام خط میں بھی مقدس پولوس ہمیں اس بات کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ دیکھنا چاہیں، مقدس پولوس کا کرنتھیوں کی کلیسیا کے نام لکھا گیا دوسرا خط، اس کا گیارھواں باب، دوسرے خط کے گیارھواں باب کی چوتھی آیت میں لکھا ہے: کیونکہ جو آتا ہے اگر وہ کسی دوسرے یسوع کی منادی کرتا ہے جس کی ہم نے منادی نہیں کی، یا کوئی اور روح تم کو ملتی ہے جو نہ ملی تھی، یا دوسری خوشخبری ملی جس کو تم نے قبول نہ کیا تھا تو تمہارا برداشت کرنا بجا ہے۔ سو بہت واضح اور زبردست تعلیم جو یہاں مقدس پولوس بھی دے رہے ہیں۔

عبریوں کے خط کے پانچویں باب کی چودھویں آیت میں بھی یہی کانسپٹ موجود ہے، لہٰذا یہاں جو لکھا ہے، خداوند یسوع مسیح جو بیان کرتے کہ "عیب جوئی نہ کرو"، "do not judge"، اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو، جو کانٹیکسٹ ہماری رہنمائی کر رہا ہے، وہ یہ ہے کہ دوسروں کو راستبازی، اپنی اور دوسرے کی راستبازی کمپیر کرنے کی وجہ سے انہیں جج نہ کرو، آمین۔

افسیوں کی کلیسیا کے نام لکھا گیا خط، اس کا چوتھا باب اور اس کی چودھویں آیت میں لکھا ہے: تاکہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری—آدمیوں کی بازیگری نمبر ون—اور نمبر ٹو کیا ہے؟ مکاری، پہلا کیا ہے؟ بازیگری، اور دوسرا کیا ہے؟ مکاری، بازیگری—بازیگری سے مراد فریب، چیٹ کرنا، دھوکہ دینا—اور یہاں جو دوسرا لفظ مکاری، یعنی ڈرامے باز، ریاکارانہ زندگی والے لوگ کہ وہ اندر سے کچھ ہیں اور باہر سے کچھ۔

کیا لکھا ہے؟ تاکہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری اور مکاری کے سبب سے، ان کے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف، ہر ایک تعلیم کے جھونکے سے، موجوں کی طرح اچھلتے بہتے نہ پھریں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے فریب دینے والے لیڈرز، خادم، پاسٹرز دنیا میں موجود ہیں، جو لوگوں کو کیا کر رہے ہیں؟ فریب دے رہے ہیں۔ یہ کلیسیا کو اب اتنا معصوم نہیں رہنا چاہیے، انہیں اب جاگ جانا چاہیے، جیسے معصوم بن کے کوئی بھی بات آگے سے سنائی جا رہی ہے، تعلیم بجا دیتے ہیں، مطلب صحیح ہے، نہیں صحیح، کلام کے مطابق ہے، نہیں ہے تعلیم، تو خبردار رہیں، کلیسیا کا کام ہے کہ اب جاگے۔

دنیا میں مختلف قسم کے پاسٹرز، خادم، اور اساتذہ موجود ہیں۔ کچھ درست تعلیم دیتے ہیں اور مسیحی ہونے کا نام لیتے ہیں، مگر بہت سے لوگ غلط تعلیم دیتے ہیں، لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں، چیٹ کرتے ہیں اور ریاکاری سے زندگی گزارتے ہیں۔ چرچ اور کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ خبردار اور بیدار ہو جائیں، اور اس بات کو سمجھیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر آپ کو لگے کہ کوئی خادم یا پاسٹر درست تعلیم نہیں دے رہا، اس کا طریقہ کار ٹھیک نہیں، تو ایماندار ہونے کے ناطے آپ کو اس سے الگ ہو جانا چاہیے، سپرٹ ہونا چاہیے، یعنی اس سے دوری اختیار کرنی چاہیے اور ایسی جگہ جانا چاہیے جہاں صحیح تعلیم ملتی ہو۔

روحانی زندگی کے لیے ہمیں زیادہ حساس اور ہوشیار ہونا چاہیے، جیسا کہ ہم اپنے بچوں کی جسمانی تعلیم اور صحت کے لیے اچھے سکول اور اچھے ہسپتال کا انتخاب کرتے ہیں۔ لیکن اکثر روحانی بیماری کے لیے ہم گلی کے غیر ماہر ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں، جو ہمیں کوئی اصل علاج نہیں دے سکتے۔ اس لیے روحانی تعلیم اور ڈاکٹرائن کے معاملے میں سمجھداری دکھائیں اور کمپرومائزنہ کریں۔

یہ بات نیو ٹیسٹمنٹ اور پرانے عہد نامے دونوں میں ملتی ہے کہ ہمیں اپنے بھائیوں کی غلطیوں کو برداشت نہیں کرنا چاہیے بلکہ خبردار ہونا چاہیے، انہیں سرزنش کرنا چاہیے تاکہ ہم خود گناہ میں مبتلا نہ ہوں۔ محبت کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خراب تعلیم یا عمل کو برداشت کر لیں بلکہ حقیقی محبت یہ ہے کہ ہم سچائی کے ساتھ رہیں اور بدعت یا غلط تعلیم کے خلاف کھڑے ہوں۔

مقدس پولوس رومیوں کے خط میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ تعلیم میں فرق ڈالیں، جو پھوٹ ڈالیں اور ٹھوکر کھانے کا باعث ہوں، ان کو تاکنا چاہیے اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے۔ ہمارا معیار ہمیشہ خدا کا کلام ہونا چاہیے تاکہ ہم درست اور غلط تعلیم کو پہچان سکیں۔

پاکستان اور دیگر جگہوں پر بدعتیں اسی لیے کامیاب ہو رہی ہیں کیونکہ لوگ معصوم اور ناواقف ہیں۔ اس لیے کلیسیا کو بیدار ہونا ہوگا اور صحیح تعلیم کی حفاظت کرنی ہوگی۔